رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد ۶ | ۵- اپریل ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۳- رجب ۱۳۳۷ھ | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت ہیں

حضور نے ۳۰- مارچ بعد نماز مغرب مولوی فضل الدین صاحب وکیل کا نکاح خدیجہ بنت شیخ عبدالرحیم صاحب سے بعوض مبلغ آٹھ سو روپیہ مہر معجل پڑھا خدا تعالے مبارک کرے

نائٹ سکول یکم اپریل سے کھل گیا ہے۔ اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

موسم بالکل بدل گیا ہے۔ دن کو خاصی گرمی ہوتی ہے۔ البتہ رات کے پچھلے حصہ میں کسیقدر سردی ہوتی ہے۔

الموعظۃ الحسنہ

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ (قادیان) آکر آباد نہیں ہوتا۔ یا کم از کم ایسی تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے۔ کہ مبادا وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے" ۲- دسمبر ۱۹۰۲ء (البدر نمبر ۴۵- جلد ۲ صفحہ ۳۵۲)

"ہمیں اس امر سے ہرگز تعجب نہیں۔ کہ ہمارے متبعین امیر نہوں گے۔ امیر تو یہ ضرور ہونگے۔ لیکن افسوس اس بات سے آتا ہے۔ کہ اگر یہ دولتمند ہو گئے۔ تو پھر انہی لوگوں کے ہمرنگ ہو کر دین سے غافل نہ ہو جاویں۔ اور دنیا کو مقدم کر لیں" ۲۱- دسمبر ۱۹۰۲ء (البدر نمبر ۲- جلد ۳- صفحہ ۲)

"عجائبات قدرت دکھلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مخالفت بھی ہو اور روکنے والے بھی ہوں۔ کیونکہ بغیر اس کے خدا کی قدرت کے ہاتھ کا پتہ کیسے لگ سکتا ہے" ۲۳- دسمبر ۱۹۰۲ء (البدر نمبر ۲ جلد ۳- صفحہ ۲)

اخبار احمدیہ

جھنگ مگھیانہ میں آریہ سماج سے مباحثہ

۱۶- مارچ ۱۹۱۹ء کو سکرٹری صاحب آریہ سماج کی طرف سے ہمارے نام ایک رقعہ آیا جس میں لکھا تھا۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر آپ آریہ سماج کے زبردست اور اٹل سدھانتوں میں سے کسی ایک پر مباحثہ یا مناظرہ کریں۔ اور مضمون مباحثہ اور وقت مقرر کرنا ہماری مرضی پر رکھا گیا۔ جس کو بخوشی خاطر ہم نے منظور کر کے لکھدیا کہ اگرچہ ہمیں مباحثہ سے انکار نہیں ہے۔ مگر چونکہ ہم ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہیں جن کی اجازت کے بغیر ہم بذات خود کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت اقدس میں اجازت و منظوری کے لئے لکھدیا ہے۔ جواب آنے پر آپ کو مطلع کر دیا جائیگا۔ اسی دن حضرت اقدس کی خدمت میں اجازت اور مناظرین کے بھیجنے کے لئے بذریعہ جوابی تار درخواست کر دی جس پر جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری مولوی فاضل اور منشی فضل حسین صاحب مناظرہ کے لئے آ گئے۔ ۲۹ مارچ کو مباحثہ کا تصفیہ کر کے اسی دن ۶ بجے شام سے ۹ بجے تک ۳ گھنٹہ مباحثہ ہونا قرار پایا۔ ہماری طرف سے شیخ صاحب موصوف مناظر تھے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بھگوت دت صاحب۔ شاستری بی۔ اے لاہور سے بلائے گئے۔ وقت کی تقسیم اس طرح سے ہوئی کہ پہلے پندرہ منٹ میں پنڈت بھگوت دت صاحب وید کے الہامی ہونے کے ثبوت میں وید ہی سے دعویٰ و دلائل دیں۔ اور ۱۵ منٹ میں ہماری طرف سے اس پر جرح ہو بعدہ پانچ پانچ منٹ جواب و جرح ہوتی رہے۔

۶ بجکر ۱۰ منٹ پر مباحثہ کی کارروائی شروع ہوئی مدعی پنڈت بھگوت دت صاحب نے اپنے دعوے میں ابتدائے آفرینش میں الہامی کتاب ہونے کی دلیل پیش کی۔ بڑے زور شور سے کہا کہ آریہ سماج کے پاس اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے کہ الہامی کتاب وہی ہو سکتی ہے۔ جو آغاز دنیا میں نازل ہو۔ یہی ایک دلیل پیش کر کے وہ بیٹھ گئے اس کے جواب میں جناب مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل نے فرمایا۔ پنڈت صاحب کو چاہئے کہ بموجب اپنے اقرار کے وید مقدس سے یہ دعویٰ نکال کر پیش کریں کہ وید آغاز دنیا میں نازل ہوئے اور وہی مکمل ہیں۔ اس کے خلاف آپ نے چند حوالے بتائے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ وید آغاز دنیا میں نازل نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان میں ایسے منتر پائے جاتے ہیں کہ جن میں زمانہ ماضی کے لوگوں کا ذکر تھا۔ اس پر مدعی بہت گھبرایا۔ اور شیخ صاحب اعتراض پر اعتراض وید پر کرتے رہے۔ اور آپ نے وید کی تعلیم کا نقشہ کھول کر حاضرین کے سامنے پیش کر دیا۔ اور وید سے ویدک ایشور کے صفات مفصلہ ذیل خصوصیت سے بتائے گئے۔ (۱) ویدک ایشور چوری کرتا۔ چوری کراتا ہے۔ (۲) ویدک ایشور استری رکھتا ہے۔ (۳) دنیا کے پیدا ہونے سے پہلے لوگ موجود تھے (۴) ویدک ایشور کا علم اور تجربہ ناقص ہے۔ وغیرہ وغیرہ قریباً ۲۰ یا ۲۵ منتر ایسے تھے کہ جن سے وید کی تعلیم کا پول کھلا۔ اور ایسا کھلا کہ سامعین انگشت بدندان ہو گئے۔ اور صدر جلسہ کی گھبراہٹ سونے پر سہاگہ کا کام دیگئی۔ وہ ان اعتراضات سے گھبرا کر ۷ بجے جلسہ کو ختم کرنے پر آمادہ ہوئے۔ اور چونکہ وقت ۹ بجے ختم کرنے کا مقرر ہو چکا تھا اس لئے ہم نے اصرار کیا کہ مباحثہ جاری رہے۔ اس ۳ گھنٹے کے وقت میں مدعی سے ایک جواب بھی نہ بن پڑا۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر حملہ کریں مگر ان کو کئی بار روکدیا جاتا تھا۔ کیونکہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اس بحث میں قرآن کریم پر اعتراض نہیں ہونگے۔ خدا کے خاص فضل و احسان سے جھنگ مگھیانہ میں یہ پہلا مباحثہ بہت کامیابی سے ہمارے حق میں ہوا۔

الحمد للہ رب العالمین

اپنا لیکچر

دوسرے دن ہمارا ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں سلسلہ کے متعلق جناب مکرم شیخ صاحب موصوف اور جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب موصوف نے تقریریں فرمائیں۔ جن کا اثر سامعین پر بہت گہرا پڑا۔ غیر احمدی مہربان بہت سے تشریف لائے جن میں سے بعض بہت متأثر ہوئے۔ جبکہ زمانہ کے مفاسد اسلام پر دیگر مذاہب کے حملوں کی کثرت قوم کی جہالت و ناتوانی کا نقشہ پیش کر کے ایک مصلح اعظم کی ضرورت محسوس کرائی گئی۔ الحمد للہ رب العالمین ہماری چھوٹی سی جماعت کا جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس پاک مشن کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکر دنیا میں آئے لیکر ہر گھر میں پہنچا دیویں۔ آمین ثم آمین۔

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ محمد علی خاں اشرف عفا اللہ احمدی۔ انگلش ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جھنگ مگھیانہ

درخواست دعا

برادران مسلم دین صاحب و صوبے خانصاحب لانس نائک توپخانہ نمبر ۳۳ احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ وہ بعض ابتلاؤں میں ہیں۔ اور برادرم سید صمصام الدین صاحب کلرک کی ہمشیرہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

درخواست اخبار

اس جگہ چند اشخاص کے پاس اخبار اہلحدیث آیا کرتی ہے۔ جس کا مطالعہ وقتاً فوقتاً کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس کا بمقابل اخبار الفضل بھی دیکھا جاوے۔ اور صداقت کو قبول کیا جاوے۔ لیکن میں ایک فقیر مسکین۔ قلیل البضاعت کثیر العیال ہوں۔ لہذا عارض ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام اخبار الفضل جاری کر دیویں۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے ہم المفلحون کے گروہ میں شمولیت حاصل فرماویں۔ کم از کم اخبار الفضل ایک سال کے لئے ضرور جاری فرمایا جاوے۔

فقیر عبداللہ امام جامع مسجد شہر جتوئی ڈاکخانہ جتوئی ضلع مظفر گڈھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

قادیان میں پڑھنے والے طلبا کیلئے عاتیں

احباب اپنے بچوں کو ضرور یہاں بھیجیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرکز سلسلہ میں جس تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھی تھی اسکی غرض وغایت مختصر الفاظ میں یہ تھی کہ نوخیز بچوں کو جن پر بہت کچھ قوم کی ترقی کا دارومدار ہوتا ہے ایسے سکولوں کے اثرات سے بچا کر جن میں اخلاقی اور دینی ترتیب ناقابل اطمینان ہوتی ہے - اور جس کے بعد میں سخت مضر نتائج ظاہر ہوتے ہیں ایک ایسے سکول میں تعلیم دلائی جائے - جس میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اور اخلاقی تربیت اور نگہداشت کا بھی سامان ہو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اس وقت تک کے جو ثمرات اور نتائج ہمارے سامنے ہیں - ان کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ یہ سکول جس غرض کے لئے جاری کیا گیا تھا - وہ خدا کے فضل سے ایک حد تک عمدگی کے ساتھ حاصل ہو رہی ہے کیونکہ ہمارے کئی ایک نوجوانوں نے نہ صرف خود اس سکول کے ذریعہ دینی اور دنیوی فوائد حاصل کئے ہیں - بلکہ اس وقت اپنے علم اور عمل سے مخلوق خدا کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب بن رہے ہیں - اور اپنے قابل تقلید نمونہ سے اشاعت اسلام کی نہایت مقدس غرض کو پورا کر رہے ہیں - ایسے نتائج کو دیکھ کر ہماری جماعت جس قدر بھی اس سکول کو ترقی دینے اور اعلیٰ درجہ پر پہنچانے کے لئے کوشش اور سعی کرتی کم تھی - اور پھر ایسی حالت میں جبکہ خدا کے فضل اور کرم سے سلسلہ احمدیہ دن بدن ترقی کر رہا ہے - اور پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ رہا ہے - نہایت ضروری تھا کہ سکول بھی ہر لحاظ سے ترقی کرتا - لیکن افسوس کچھ عرصہ سے سکول کی ترقی میں رکاوٹ واقع ہو رہی ہے - جس کی وجہ بظاہر اخراجات کی زیادتی بتلائی جاتی ہے - اس میں شک نہیں کہ تعلیم کے اخراجات زمانہ کے حالات کے ماتحت پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئے ہیں - اور اس میں بھی شک نہیں کہ مقامی طور پر تعلیم دلانے کی نسبت یہاں بھیجنے میں اخراجات میں کسی قدر زیادتی ہو جاتی ہے - لیکن کیا اس میں بھی کوئی شک و شبہ کی گنجائش ہے - کہ مذہبی نقطہ خیال سے یہاں کی تعلیم اور دوسرے سکولوں کی تعلیم میں زمین و آسمان کا فرق ہے - ہرگز نہیں - پھر اگر گھر کی نسبت یہاں کسی قدر زیادہ ہی خرچ کر کے اپنے بچوں کو تعلیم دلانی پڑے تو کیا حرج ہے - کیا بچوں کو صرف دنیوی تعلیم دلانا ہی والدین یا سرپرستوں کا فرض ہے - اور یہ بات ان کے فرائض میں داخل نہیں ہے کہ بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا بھی خیال رکھیں - ہمارے نزدیک تو اس جماعت کے افراد کا جس نے خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کیا ہے اولین فرض یہ ہے - کہ اپنی اولاد کی دینی تعلیم کا پہلے فکر کریں اور اس کے بعد دنیوی تعلیم کا خیال دل میں لائیں - کیونکہ اگر ان کی اولاد کو دین حاصل ہو گیا - اور وہ دیندار بن گئی - تو نہ صرف اسی جہان میں ان کے کام آئیگی بلکہ اگلے جہان میں بھی ان کے لئے بہت سی برکات کا موجب بنیگی - لیکن اگر وہ دیندار نہ ہوئی تو خواہ وہ دنیوی تعلیم میں کتنی ہی بڑھ جائے - اس سے نہ اس دنیا میں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے - اور نہ اگلی دنیا میں - بلکہ اس کی بے دینی اور لامذہبی کا وبال والدین کے سر بھی پڑے گا - پس ہماری جماعت کے احباب کو اپنے بچوں کو محض اس خیال سے کہ قادیان بھیجنے میں کسی قدر خرچ میں زیادتی ہو جاتی ہے ایسے سکولوں میں داخل کرتے ہوئے جن میں دینی تعلیم کا کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں ہوتا اور نہ اس طریق سے ہو سکتا ہے - جیسا کہ یہاں ہے اچھی طرح سوچ لینا چاہیئے - کہ وہ کیا کرنے لگے ہیں کیا معمولی سی بچت کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو اس سکول کی تعلیم سے تو محروم نہیں رکھ رہے جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور ان کے آقا نے رکھی ہے - اور جان بوجھ کر ایسے حالات میں بچہ کو چھوڑ رہے ہیں جن کا نتیجہ عام طور پر اچھا نہیں نکلا کرتا - ہمارے خیال میں اگر احمدی احباب اس بات کو پیش نظر رکھ لیا کریں - تو کبھی اپنے بچوں کو دوسرے سکولوں میں داخل نہ کریں - اور یہاں کے زیادہ اخراجات کو نہایت خوشی کے ساتھ برداشت کریں - لیکن افسوس ہے کہ اس طرف گہری نظر سے دیکھنے کی تکلیف نہیں گوارا کی جاتی - اور اخراجات کی زیادتی کو

بچوں کے یہاں نہ بھیجنے کا موجب بتایا جاتا ہے۔ گو یہ اخراجات کی خفیف سی زیادتی کوئی ایسی وجہ نہیں ہے۔ جس کی بنا پر یہاں کی دینی اور دنیوی تعلیم سے محروم رکھنا جائز قرار دیا جاسکے۔ تاہم ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ گھر کی نسبت یہاں کے اخراجات میں اس قدر زیادتی ہوتی ہے۔ کہ جسے ہر شخص برداشت نہیں کرسکتا۔ اسی لئے اکثر اصحاب اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیج سکتے۔ لیکن اب ایسے اصحاب کو خوش ہوجانا چاہئے کہ ان کی اس معذوری کو دور کرنے کے لئے طلباء کے اخراجات کا ایک بہت بڑا حصہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے جو اعلان شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہے اس اعلان کے رو سے تمام طلباء کی سکول کی فیس جو خواہ کسی کلاس میں پڑھتے ہوں صدر انجمن احمدیہ اپنی طرف سے ادا کریگی بشرطیکہ وہ بورڈنگ ہوس میں رہیں۔ اور اس کے علاوہ ان کے ذمہ باورچی خانہ کے عملہ کا جو خرچ پڑتا تھا اب وہ بھی نہیں لیا جائیگا۔ یہ دونوں رعائتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے طلباء کے اخراجات میں بہت کمی واقع ہوجائیگی اور تمام والدین بچوں کے اخراجات کو بآسانی برداشت کرسکینگے۔ صدر انجمن احمدیہ نے طلباء کے لئے اتنی بڑی رعائت کرتے ہوئے اپنے اوپر ایک بہت بڑا بوجھ اس لئے برداشت کیا ہے کہ ہماری جماعت کے بچے بآسانی اور سہولت سے اپنے سکول میں تعلیم حاصل کرسکیں اور ان مضر اثرات سے بچے رہیں۔ جو دیگر سکولوں میں لازمی طور پر پڑتے ہیں۔ پس اب جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ اس رعایت سے خاص طور پر فائدہ اٹھائے اور اپنے بچوں کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے۔ ہمارے نزدیک ان رعائتوں کی وجہ سے دیگر سکولوں کی نسبت یہاں بہت کم خرچ ہوگا۔ اس لئے احمدی احباب کو چاہئے کہ عزیز احمدی احباب کو بھی اپنے بچے یہاں بھیجنے کی تحریک کریں۔ اور اخراجات کی نسبت اطمینان دلائیں کہ اس قسم کی رعائتیں اور کسی جگہ میسر نہیں ہیں۔

ہم منتظر ہیں دیکھیں کہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنی جماعت کے لئے جو اتنی بڑی قربانی کی ہے جماعت کی طرف سے اس کی کس قدر قدردانی کی جاتی ہے

جناب میر حامد شاہ صاحب کے خطوط کے متعلق شیخ مولا بخش کا جھوٹا الزام

جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی وفات کے بعد جب پیغام صلح نے ان کے متعلق یہ غلط بیانی کی کہ

"موجودہ اختلاف میں صرف میاں صاحب کی فرزندیت مسیح موعود کی محبت میں انہوں نے ان کا ساتھ دیا۔ ورنہ حقیقتاً وہ ہمیں حق پر سمجھتے تھے"

تو شاید یہ سمجھ کر کہ اس کی تردید نہیں ہوسکیگی۔ لیکن خدا کے فضل سے ہمیں جناب میر صاحب مرحوم کی وفات سے چند ہی دن قبل کے ان کے دو ایسے خطوط دفتر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حسن انتظام کی بدولت مل گئے۔ جن میں پیام کی غلط بیانی کی نہایت صفائی کے ساتھ تردید موجود تھی۔ چنانچہ جب ہم نے ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء کے الفضل میں ان خطوط کو شائع کرکے دریافت کیا کہ ان میں جناب میر صاحب مرحوم حقیقتاً کن کو حق پر سمجھتے ہیں اور کن کو ناحق پر تو پیام ایسا دم بخود ہوا کہ ایک لفظ بھی نہ لکھ سکا لیکن کچھ عرصہ کے بعد سیالکوٹ کے شیخ مولا بخش بوٹ فروش نے جناب میر صاحب مرحوم کے مذکورہ بالا خطوط کے متعلق یہ درافشانی کی کہ

"جو دو خط **فرضی** الفضل نے شائع کئے ہیں ان میں بہت کچھ لکھا ہے۔ ان میں جن الفاظ کو جلی کیا ہے صاف بتلا رہے ہیں کہ غیر مبایعین سے ان کا کسی قسم کا تعلق نہ تھا یہ بالکل جھوٹ اور دھوکہ دینے کے واسطے لکھے ہیں"

ان الفاظ سے اتنا تو ثابت ہوگیا کہ جناب میر صاحب مرحوم کے وہ خط جو ہم نے شائع کئے۔ اگر اصلی ہوں تو غیر مبایعین کو بھی اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوسکتا۔ کہ جناب میر صاحب مرحوم کا ان کے ساتھ کوئی مذہبی تعلق نہ تھا۔ اسی لئے تو ان خطوط کے متعلق الفضل پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے یہ فرضی خطوط شائع کئے ہیں۔ اس کے متعلق پیشتر اس کے کہ مذکورہ بالا خطوط کے اصلی ہونے کا ثبوت پیش کریں۔ یہ ذکر کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اب کے سالانہ جلسہ پر جو چند ایک غیر مبایعین آئے تھے۔ ان میں دہی شیخ مولا بخش صاحب سیالکوٹی بھی تھے۔ جنہوں نے الفضل پر جناب میر حامد شاہ صاحب کے فرضی خطوط شائع کرنیکا الزام لگایا تھا۔ وہ اتفاق سے جلسہ میں سٹیج پر بالکل میرے پاس آبیٹھے۔ اگرچہ مجھے ان سے پہلے تعارف نہ تھا اور نہ وہ مجھے جانتے تھے۔ لیکن کسی صاحب کے تعارف کرانے پر جب مجھے ان کی حقیقت معلوم ہوئی تو میں نے انہیں کہا کہ آپ نے پیام صلح میں الفضل پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے جناب میر حامد شاہ صاحب کے فرضی خط شائع کئے ہیں۔ اور چونکہ آپ نے اس مضمون میں جناب میر صاحب سے اپنے بہت گہرے تعلقات جتلائے ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان کے خط کو خوب پہچانتے ہونگے۔ اب جبکہ آپ اتفاقاً یہاں تشریف لے آئے ہیں میں چاہتا ہوں۔ کہ الفضل میں جو خط شائع ہوئے ہیں۔ وہ اصل آپ کو دکھلادوں تاکہ آپ بتا سکیں کہ وہ جناب میر صاحب کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ یا فرضی ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں وہ خط نہیں دیکھنا چاہتا۔ جب اس کی وجہ

پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ مجھے میر صاحب کے ساتھ جو حسن ظنی ہے۔ اس میں خط دیکھ کر نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔ میں نے کہا جب آپ کے نزدیک وہ خط ہی فرضی ہیں۔ تو پھر ان سے آپ کی حسن ظنی کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کہنے لگے شاید وہ فرضی نہ ہوں۔ اس لئے ان کے دیکھنے سے میر صاحب کے متعلق جو میرے خیالات ہیں۔ ان کو نقصان پہنچیگا۔ میں نے کہا اس سے تو معلوم ہوا کہ آپ کو ان خطوط کے فرضی ہونے کا یقین نہیں ہے۔ اور آپ نے یونہی الفضل پر الزام لگا دیا ہے۔ کہ اس نے فرضی خطوط شائع کئے ہیں۔ کہنے لگے میں نے الفضل پر یہ الزام نہیں لگایا۔ میں نے کہا کہ مہربانی کرکے یہ لکھدیں کہ الفضل مورخہ ۳۔ دسمبر ۱۹۱۸ء میں میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے جو دو خط شائع ہوئے ہیں ان کے فرضی ہونے کا میں نے الفضل پر الزام نہیں لگایا۔ لیکن انہوں نے یہ لکھ کر دینے سے بھی انکار کر دیا بہر حال میں نے بہت زور سے بار بار درخواست کی کہ آپ مہربانی کرکے ضرور ان خطوط کو دیکھ لیں۔ یا الفضل پر جو الزام لگایا ہے۔ اس کو واپس لے لیں۔ لیکن انھوں نے ان میں سے کسی بات کو بھی منظور نہ کیا۔ اگر وہ خطوط کو دیکھ لیتے۔ تو اس بات کا بآسانی فیصلہ ہو سکتا تھا کہ آیا وہ فرضی ہیں۔ یا اصلی۔ لیکن افسوس وہ خطوط دیکھنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ اور چونکہ جلسہ کی کارروائی شروع ہو چکی تھی۔ اس لئے اس گفتگو کو بند کر دینا پڑا۔ امید ہے کہ بعض الفاظ کی کمی بیشی سے قطع نظر کرکے جن سے اصل مطلب میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا شیخ صاحب کو اس گفتگو کے تسلیم کرنے سے انکار نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ اپنی مشہور خصوصیت کے باعث یہ کہدیں کہ ہم نے انھیں خطوط دیکھنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ اور نہ انھوں نے انکار کیا تھا تو ہم ان سے اب بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مہربانی کرکے یہاں تشریف لے آئیں اور خط دیکھ لیں۔ اس کے لئے ان کا آمد و رفت کا خرچ بھی ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ اور خطوط کے فرضی ثابت ہونے کی صورت میں ہم اس بات کا اخبار میں اعلان کرنے اور ان سے جو نتائج نکلتے ہیں۔ ان کو واپس لینے کا اقرار کرتے ہیں۔ اور اگر وہ خط اصلی ثابت ہوں تو پھر ہمیں صرف اتنا ہی لکھدیا جائے کہ ان خطوط کے متعلق الفضل پر جو یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے فرضی شائع کئے ہیں وہ غلط ہے۔ یہ خط جناب میر صاحب ہی کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔

فی الحال ہم اس کے متعلق شیخ صاحب کے جواب کا انتظار...... کرتے ہوئے ان کا پورا عکس شائع نہیں کرتے البتہ اس ایک فقرہ کا عکس شائع کرتے ہیں۔ جسے انھوں نے میر صاحب پر بہتان عظیم قرار دیتے ہوئے طول طویل مضمون لکھا ہے۔

شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ

دوسرے خط میں جلی قلم سے لکھا ہے کہ

"میں نے تو غیر احمدی اپنے قریبی رشتہ داروں کا جنازہ بھی ترک کر دیا ہے" استغفر اللہ یہ میر صاحب پر بہتان عظیم ہے میر صاحب ہمیشہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھتے رہے۔ اور آپ امام مقرر تھے۔ علاوہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے غیروں کا جنازہ پڑھنے سے بھی کبھی انکار نہیں کیا"

ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر ذیل کے عکسی الفاظ پر غور کرنا چاہئیے۔ کہ الفضل نے جو کچھ شائع کیا۔ وہ جناب میر صاحب مرحوم پر بہتان عظیم ہے۔ یا جو شیخ مولا بخش صاحب کہہ رہے ہیں وہ ظلم عظیم ہے۔

عکس یہ ہے:-

امید ہے کہ شیخ صاحب ان الفاظ کو گہری نظر سے دیکھیں گے۔ اور اپنی رائے سے جلد ہی اطلاع دیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مصائب سے بچنے کا طریق

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(فرمودہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۱۹ء)

ٹونے ٹوٹکے اور جادو کی عالمگیری

حضور نے سورہ فاتحہ اور سورہ فلق کی تلاوت کے بعد فرمایا ہر ایک ملک میں خواہ وہ تعلیمیافتہ لوگوں کا ہو یا جہلا کا۔ اور اس میں کسی مذہب کے لوگ آباد ہوں۔ عیسائی ہوں۔ یا یہودی۔ مسلمان ہوں یا سکھ زرتشتی ہوں یا اور کسی مذہب کے یہ رواج چلا آتا ہے۔ یا یوں کہو کہ ان میں یہ خواہش چلی آتی ہے۔ کہ ان لوگوں کو ایسے ذرائع مل جائیں جن سے وہ بغیر کسی ظاہری کوشش کے مصائب سے بچ جائیں۔ پرانے زمانہ میں جادو کا رواج تھا آج تک اس کا اثر چلا آتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ آج جبکہ تعلیم اس قدر پھیل گئی ہے اور لوگ علم طور پر ہر قسم کے اوہام سے بچ گئے ہیں۔ پھر بھی جادو کا خیال موجود ہے۔ اس کی ہر دلعزیزی اور اثر اندازی کا اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آج جبکہ علوم کے پانیوں نے لوگوں کے سینوں کو دھو دیا ہے پھر بھی اس کا اثر باقی ہے۔ بلکہ سینوں کے اندر گہرے طور پر موجود ہے۔ جب ہم تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ پہلے بڑے بڑے اہم امور کا دار و مدار انہی باتوں پر ہوتا تھا۔ بادشاہ کو اپنی فوج پر اتنا وثوق نہ تھا جتنا کہ کاہن کے منتروں پر

جرنیلوں کو اپنی تدبیر اور قوت بازو پر اتنا بھروسہ نہ تھا۔ جتنا کہ بازو پر لٹکے ہوئے تعویذ پر۔ اسی طرح مریض کو طبیب کے بنائے ہوئے نسخہ پر اتنا یقین نہ تھا۔ جتنا ایک پڑھے ہوئے دانہ پر ہوتا تھا۔ عورت کو فرمانبرداری خوش خلقی اور خاوند کی خدمتگزاری سے خاوند کو اپنی طرف مائل کر لینے کی اتنی امید نہ ہوتی تھی جتنی بھوج پتر پر لکھے ہوئے چند بے معنی الفاظ یا لکیروں پر۔

غرض جادو اور ٹونے کو زندگی کے ہر ایک صیغہ میں بہت دخل تھا۔ بادشاہوں کی حکومت میں اس کو دخل تھا۔ امور خانہ داری میں اس کا دخل تھا۔ عورت و مرد کے تعلقات میں اس کا دخل تھا۔ دوستوں کی دوستی میں اس کا دخل تھا۔ اور آج بھی حقیقت سے ناواقف لوگ سب سے پہلے یہی سوال کرتے ہیں کہ کوئی ایسا منتر بتایا جائے جس سے دشمن زیر ہو جائے۔ کوئی ایسا منتر ہو جس سے محبت کا سکہ خاوند کے دل میں جم جائے۔ کوئی ایسا تعویذ ہو جس سے سب مشکلات اور مصائب دور ہو جائیں۔ وہ کوشش کرنے کو بناوٹ اور سعی کو دھوکہ اور محنت کو وہم خیال کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر کسی بات میں حقیقت ہے۔ تو وہ منتر میں ہے۔ کیونکہ اس سے ان کے خیال میں بغیر کوشش اور جدوجہد کے دشمن زیر ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک مقصد حاصل ہو جاتا ہے

یورپ میں جادو کا اثر

پس معلوم ہوا کہ منتروں کا اثر لوگوں کے نزدیک بہت بڑا اثر ہے۔ یورپ کے لوگ جنہوں نے اس قسم کی آزادی حاصل کر لی کہ اپنے خدا کے بھی قائل نہیں رہے۔ انہوں نے مسیح کی پیروی سے اپنے آپ کو آزاد کر لیا ہے۔ کلیسے کی حکومت کے جوئے کو پرے پھینک دیا ہے مگر ٹونے اور منتروں سے آزاد نہیں ہو سکے۔ یورپ نے خدا سے انکار کیا۔ خدا کے رسولوں کو چھوڑ دیا خدا کے رسولوں کی کتب سے روگرداں ہوا۔

لیکن اگر نہیں آزاد ہوا۔ تو منتروں کی حکومت سے آزاد نہیں ہوا چنانچہ اسی جنگ کے دوران میں جو مختلف جرنیلوں کی رپورٹیں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ مارے گئے۔ ان میں سے اکثر اشخاص کے بازوؤں پر تعویذ بندھے ہوئے تھے۔ گویا خدا کے منکر رسولوں کے منکر یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ تعویذ کے ذریعہ موت سے بچ جائیں گے۔

امریکہ میں بہائی مذہب پھیلنے کی وجہ

تو ان باتوں کا اب بھی ایسا گہرا اثر ہے کہ علوم کی ترقی بھی اس کو مٹا نہیں سکتی۔ میں نے ابھی پچھلے دنوں "بہائیوں" کی ایک کتاب پڑھی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ امریکہ میں اس مذہب کی اشاعت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ اس میں داخل ہونے والوں کو ایک خفیہ نام دیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ نام بہت پراسرار اور بڑا اثر والا ہوتا ہے۔ اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔ کہ میرے جی میں بھی آتا ہے کہ اس نام کے لئے بہائی ہو جاؤں۔ لیکن میں چونکہ درحقیقت اس مذہب کو سچا نہیں جانتا۔ اس لئے منافقت سے داخل ہونا پسند نہیں کرتا۔ بہائیوں میں رواج ہے۔ کہ جب کوئی ان میں داخل ہو تو وہ اس کو ایک نام دیتے ہیں۔ اور وہ عربی زبان کا کوئی لفظ ہوتا ہے مثلاً جو شخص اچھا لکھنے والا ہوا اسکو "سلطان القلم" نام دیدیا۔ چونکہ وہ لوگ عربی نہیں جانتے اس لئے خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ کوئی خاص اثر رکھنے والا خفیہ نام ہے۔ اس کے ذریعہ ہم تمام آفات سے بچ جائیں گے۔

اسلام کا ایک تعویذ

اسلام نے ان توہمات کو مٹایا ہے۔ اور اس قسم کے خیالات کی تردید کی ہے۔ لیکن اصل حقیقت کو برقرار اور قائم کر دیا ہے۔ اور اسلام کی یہی خوبی ہے۔ کہ ہر بات میں وسطی طریق اختیار کرتا ہے جھوٹی باتوں کو رد کر دیتا ہے۔ اور سچی کو برقرار رکھتا ہے۔ جہاں تک بنانا مفید ہوتا ہے۔ بناتا ہے۔ اور جتنا مٹانا ہوتا ہے۔ اس کو مٹا دیتا ہے۔ تو اسلام نے بھی ایک جادو اور تعویذ بتایا ہے۔ لیکن اس میں اور عام لوگوں کے سمجھے ہوئے میں بڑا فرق ہے۔ لوگ جو تعویذ بتاتے ہیں۔ وہ بے معنی اور بے اثر ہوتے ہیں مگر اسلام نے آفات سے بچانے کے لئے جو گر بتایا ہے اس میں طاقت ہے کہ اگر انسان اس پر عمل کرے۔ اور اس کی تکرار کرے تو بہت سے فتنوں سے بچ جاتا ہے۔ لوگوں کے جادو تو محض لکیریں اور ہندسے اور اشارات ہوتے ہیں مگر میں آج اسلام کا ایک ایسا کلمہ بتاتا ہوں جس پر عمل کرنے سے انسان بلاؤں سے بچ جاتا ہے۔

فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ تعالیٰ کا نام لیکر یہ عبارت پڑھتا ہوں۔ جو تمام خوبیوں کا جامع ہے اور تمام نقصوں سے پاک ہے۔ الرحمن وہ ایسی ہستی ہے۔ جو بغیر کوشش کئے انسان کے وہم و خیال میں بھی جو کچھ نہیں ہوتا دیتی ہے۔ الرحیم بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جب اس کے فضلوں کے ماتحت دیئے ہوئے سامانوں کو انسان استعمال کرے تو اپنے فضلوں کو دوبارہ اسپر نازل فرماتا ہے۔ میں ایسے خدا کا نام لیکر جو ایسی صفتوں اور ایسی شان والا ہے۔ شروع کرتا ہوں آگے فرماتا ہے

سورہ فلق کی تفسیر

قل اعوذ برب الفلق میں پناہ مانگتا ہوں۔ برب الفلق اس خدا کی جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔ فلق کے معنی ہیں ہر چیز جو خلق ہوئی خدا تعالیٰ کے سوا تمام چیزیں اس میں داخل ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ وہ خالق ہے تو کس کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس ذات کی جو تمام مخلوق کا رب ہے۔ کوئی چیز خواہ وہ زمینوں میں ہو خواہ وہ آسمانوں میں اس کی ربوبیت سے باہر نہیں پس وہ ہستی جس کی ربوبیت کی تمام چیزیں پہلے بھی محتاج تھیں۔ اب بھی ہیں۔ آئندہ بھی رہینگی۔ ایسے خدا کی

میں پناہ ڈھونڈتا ہوں۔

کس بات سے پناہ ڈھونڈتا ہوں؟ من شر ما خلق ان تمام چیزوں کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہیں۔ کہتے ہیں ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ مگر بہت سی مخلوق ہوگی۔ جس کے پاؤں ہاتھی سے بڑے ہونگے۔ لیکن یہ کہدینے سے کچھ بھی باہر نہیں رہتا۔ کہ جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے اس تمام کی بدی اور شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

پھر فرمایا من شر غاسقٍ اذا وقب ایک عام بدی ہوتی ہے۔ اور ایک خاص بعض اوقات شر خاص رنگ میں جوش مارتا ہے۔ جیسے بیماریاں وبا کے طور پر پھیلتی ہیں۔

غاسق رات کو کہتے ہیں۔ اور وقب جب اسکی تاریکی پھیل جاتی ہے۔ اس لئے اس کا یہ مطلب ہوا کہ میں نہ صرف معمولی مرضوں سے بلکہ ان سے جو عام طور پر پھیلنے اور تمام دنیا میں چھا جاتے ہیں ان سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر فرمایا ومن شر النفّٰثٰتِ فی العقد اور پناہ مانگتا ہوں ان سے جو گرہوں میں بداثرات پھونکنے والے ہیں۔ ومن شر حاسدٍ اذا حسد اور پناہ چاہتا ہوں حاسد کے حسد سے

انسان کو چار حالتوں سے واسطہ پڑتا ہے

دنیا میں ان چار باتوں سے ہی انسان کو واسطہ پڑتا ہے۔ اور کوئی شر ان چار سے باہر نہیں رہجاتا۔ دو وہ ہیں جو آفات و مصائب سے تعلق ہیں۔ اور دو وہ ہیں۔ جو ترقی و عروج کے متعلق ہیں۔ ایک وقت انسان پر ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ آفات و مصائب میں گھرا ہوتا ہے۔ اور ایک وقت وہ ہوتا ہے۔ جب وہ مصائب سے نکل کر ترقی کے میدان میں چلا جاتا ہے۔ اور خوشی و خرمی کی زندگی بسر کرتا ہے ایک وقت اس کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ آفات سے بچنا چاہتا ہے۔ اور دوسرے وقت جب وہ مصائب سے نکل جاتا ہے۔ تو اس آرام کے قیام کی خواہش

کیا کرتا ہے۔ پہلا ادنیٰ درجہ ہے اور دوسرا اعلیٰ ایک وقت میں جبکہ جہالت کی زندگی بسر کرتا ہے چاہتا ہے کہ جہالت دور ہو کر اس کو علوم حاصل ہو جائیں۔ اور جب علوم مل جاتے ہیں۔ تو ان کی حفاظت کی فکر ہوتی ہے۔ کہ جو کچھ میں نے حاصل کیا ضائع نہ ہو جائے۔ اسی طرح ایک وقت جبکہ بیمار ہوتا ہے۔ کوشش کرتا ہے۔ کہ بیماری دور ہو جائے اور جب بیماری دور ہو جاتی ہے۔ تو قیام صحت اور افزائش طاقت کے لئے مقویات کا استعمال کرتا ہے۔

اس سورۃ میں ان چاروں درجوں کا ذکر ہے (۱) فرمایا من شر ما خلق۔ وہ بدیاں جو فرداً فرداً پائی جاتی ہیں (۲) وہ جو عام طور پر پھیلکر چھا جاتی اور اندھیرا کر دیتی ہیں۔ یعنی ایسے فتنے جو اپنی وسعت سے تمام چیزوں کو گھیر لیتے ہیں تو پہلا اور دوسرا مصائب کے متعلق ہوا۔

(۳) من شر النفّٰثٰتِ فی العقد

اب ترقی آتی ہے تمام سامان ترقی جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ فتنہ ان تمام سامانوں کو پراگندہ کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ دعا کرو کہ میں اس فتنہ سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ کیا ہوتا ہے؟ یہ کہ سامان عمدہ مل گیا۔ رستا بھی مل گیا۔ اور ہر قسم کی آسانیاں بھی پیدا ہو گئیں۔ اور درمیانی تمام دقتیں بھی رفع ہو گئیں لیکن آگے فائدہ اٹھانے میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے متعلق فرمایا کہ وہ جو گرہوں میں پھونکنے والی ہیں ان سے پناہ مانگتا ہوں۔ یعنی وہ بداثرات جن کے باعث سامان ضائع ہو کر نقصان اٹھانا پڑتا ہے ان سے محفوظ رہنے کی التجا کرتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دنیا کی سامانوں میں جو فتنہ ہو سکتے ہیں اور جن ذرائع سے ہو سکتے ہیں۔ ان سے بچایا جاؤں

پھر فائدہ اٹھانے کے بعد جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اے خدا ان سے بھی بچا۔ وہ حسد وں کا جوش ہوتا ہے۔ اس لئے دعا سکھلائی۔ کہ حاسدوں کا حسد اور ان کی بد کوششوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

اب بتاؤ ایسی جامع دعا کے بعد کس چیز کی ضرورت رہجاتی ہے۔ اور کونسی مصیبت اور مشکل ہے۔ جو دور نہیں ہو سکتی۔

رسول کریمؐ کی سوتے وقت کی دعا

یہ دعا ہے جو اسلام نے ہر ایک مومن کو سکھائی ہے۔ اگر اس کا ورد کیا جائے۔ تو انسان بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے تھے۔ جبتک کہ ان دعاؤں کو پڑھ نہ لیتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ جس وقت بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور اور سورۃ الناس کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونکتے اور جسم پر جہاں جہاں تک ہاتھ جا سکتا تھا ہاتھ پھیر لیتے اور ایسا ہی تین دفعہ کرتے۔ اور اس کے ساتھ اور بھی بعض دعائیں ملاتے تھے۔ اور آیت الکرسی بھی پڑھتے تھے۔ یہ اس شخص کا دستور العمل تھا جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا واللہ یعصمک من الناس اور جس کے لئے خدا کی حفاظت ہر طرف سے قائم تھی اس سے خیال کر سکتے ہو کہ اور دیگروں کے لئے ایسا کرنا کس قدر ضروری ہے۔ جو لوگ یہ دعا نہیں پڑھتے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کو اس کی ضرورت نہیں ہے ضرورت ہے، مگر وہ لوگ اس سے واقف نہیں۔ اگر جانتے تو ضرور پڑھتے۔ لیکن میں آپ لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ قرآن کریم نے ہمیں مصائب و آفات سے بچنے کا یہ گر بتا دیا ہے۔ اور اس سورہ میں تمام جسمانی آفتوں کا ذکر ہے اور ان سے محفوظ رہنے کا طریق بتایا گیا ہے۔ روحانی آفات اور ان سے بچنے کا ذکر اگلی سورۃ میں ہے۔

پس تمام ابتلاؤں سے بچنے کا گر اس سورۃ میں ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ نہ تو انسان کو بالکل ہی اسباب کو ترک کر دینا چاہئے اور نہ

بالکل اسباب پر ہی گر پڑنا چاہیئے کیونکہ اسباب سے ہرگز ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ پر توکل نہ ہو۔ اور اس کا فضل شامل حال نہ ہو۔ یہ کلمات اسباب ترقی اور حفاظت سے منع نہیں کرتے۔ اصل بیج خیالات ہوتے ہیں۔ اگر بیج کھوکھلا ہو تو کبھی عمدہ کھاد اور اچھی زمین اس کو فائدہ نہیں دے سکتی۔ پس اسباب مہیا کرو لیکن باوجود اس کے کامیابی اسوقت ہو گی جب اللہ تعالیٰ پر توکل ہو گا۔ اور خدا کے فضل کے جذب کرنے کے لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔

اس سورہ کے پڑھنے کی وجہ

میں نے جو آج یہ سورہ پڑھی ہے۔ اس کی خاص غرض ہے اور وہ یہ کہ جیسا کہ مختلف اخبارات سے معلوم ہو رہا ہے پچھلے دنوں میں جو مرض پھیلا تھا۔ وہ آجکل پھر بعض مقامات پر پھوٹ رہا ہے اور یورپ میں تو اس دفعہ قیامت کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ لکھا ہے کہ ہسپتال اس قدر مریضوں سے پر ہیں کہ بہت مریض ہسپتالوں کے سامنے پڑے پڑے مر جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے علاج کرنے کا موقعہ اور ہسپتال میں داخل کرنے کے لئے جگہ نہیں مل سکتی۔ ڈاکٹر دستیاب نہیں ہوتے اور شفاخانوں میں کہدیا جاتا ہے۔ کہ گنجائش نہیں ہے۔ وہاں ایسا سخت حملہ ہے کہ پہلے تو بعض مریض بچ بھی جاتے تھے۔ مگر اب شاید ہی کوئی بچتا ہے۔ ہندوستان کے بعض حصوں میں بھی یہ مرض شروع ہے۔ پنجاب میں بھی ہے۔ مگر تاحال زور اور وبائی صورت نہیں ہے۔ طاعون بھی ہندوستان میں شروع ہے اور یہ اس کے خاص دن ہیں۔

پچھلی دفعہ ابھی مرض یہاں آیا نہیں تھا کہ میں نے ایک خطبہ میں ہوشیار کیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ دیکھو خدا تعالیٰ سب کا رب ہے کیونکہ رب الفلق ہے اس نے ہر ایک چیز پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے جب تک اسی سے ہر ایک چیز کے شر سے بچنے کی التجا نہ کی جائے۔ اور وہی ان کے شر کو نہ روک دے اور کوئی صورت محفوظ رہنے کی نہیں ہے۔ پنجابی کا ایک مشہور فقرہ ہے "جے توں اسدا ہو رہیں تاں سب جگ تیرا ہو" یعنی اگر تو خدا کا ہو جائے تو تمام دنیا تیری ہی خادم ہو جائیگی۔ پس اگر انسان خدا کے لئے ہو جائے اور خدا اس کا ہو جائے تو پھر تمام مخلوق اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دنیا میں بادشاہ سے جس کا تعلق ہو اور حکمران جس پر مہربان ہو لوگ اس کی خوشامدیں کرتے اور اسے نقصان پہنچانے سے ڈرتے ہیں۔ پھر کیا اگر خدا ہمارا ہو جائے تو کوئی آفت ہمارا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔

پس اگر اور لوگ بلاؤں اور آفتوں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ تو انھیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان کو ان بلاؤں سے بچنے کا علم نہیں ہے۔ لیکن تم پر اگر مصیبت آتی ہے۔ تم اگر آفتوں میں پڑتے ہو تو یہ بات قابل تعجب ہے۔ کیونکہ تمھیں ان سے بچنے کا طریق بتایا گیا ہے۔ کچھ مصائب اور ابتلاء تو ترقی کے لئے ہوتے ہیں۔ جن سے گذرنا تمھارے لئے ضروری ہے۔ مگر الہٰی سلسلوں کے لئے وبائیں نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ طاعون احمدیوں پر اس طور پر نہیں آئیگی۔ مختلف شکلوں میں فرداً فرداً تکلیفیں آتی ہیں۔ مگر ایسی مصیبت جو تباہ کن ہو خدا کی پیاری جماعت کو نہیں آ کر تی چونکہ تم خدا کی راہ میں قدم مار رہے ہو اور اس کے دین کی اعانت کر رہے ہو۔ اس لئے تم یہ مت خیال کرو کہ تم بے بس اور بے کس ہو۔ اگر تمھارے ساتھ خدا ہے۔ تو کوئی چیز تمھیں گزند نہیں پہنچا سکتی۔ مگر اپنی حالت کو درست کرو۔ تمھیں سامانوں سے منع نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس سے روکا جاتا ہے کہ بالکل سامانوں پر ہی نہ گر پڑو۔

مایوسی کفر ہے

جب مصائب عام ہوں توان کے دور ہونے کے لئے دعائیں بھی عام ہی ہوتی ہیں ہاں ایسے وقت میں ہوشیار سب کو کر دیا جاتا ہے اور ہلاکتوں سے وہی بچائے جاتے ہیں جو ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ پس اس وقت ہر ایک کو تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھو کہ کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بہت لوگ مایوسی کے سبب سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مگر تم وہ ہو جنہوں نے خدا کے فضل کے دامن کو پکڑا ہے اس لئے تمھارے لئے کوئی مایوسی نہیں ہے۔ اگر تم پر خدانخواستہ کوئی مشکل آئے تو مت یقین کرو کہ وہ تمھیں تباہ کریگی۔ کیونکہ تمھارا اس خدا سے تعلق ہے جو وہ تمام ہلاکتوں سے بچا سکتا ہے۔ مایوسی تو ایسی بُری چیز ہے کہ انسان کو کافر بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکفرون ۵ اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔ پس مایوسی ایسی چیز ہے کہ ایمان گھٹتے گھٹتے کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے تم کسی وقت میں اپنے آپ کو مایوس نہ ہونے دو اور خدا پر توکل رکھو۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا یقین اور اس کے غناء کا خوف ہو اور پھر دعاؤں پر زور دو جب یہ بات انسان میں پیدا ہو جائے تو پھر کوئی ہلاکت اس پر اثر نہیں کر سکتی یہ دعائیں ہیں جن کو استعمال کرو۔ ان کے ساتھ دوا ئیں بھی ہیں۔ جو حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں (اتنا فرما کر حضور بیٹھ گئے۔ جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا)

ایک رویا

میں نے ایک دفعہ ایک رویا دیکھی۔ شاید حضرت مسیح موعود اس وقت زندہ تھے۔ میں اور کچھ اور آدمی کشتی میں سوار تھے اور ایک بہت بڑے سمندر میں چلے جا رہے تھے۔ کہ سخت طوفان آیا۔ اور کشتی چلتے چلتے بھنور میں پڑ گئی۔ بہت کوشش کی اور چپو چلائے کہ کسی طرح کشتی اس بھنور سے نکل جائے مگر جوں جوں ہم کوشش کرتے تھے۔ وہ اسی قدر زیادہ بھنور میں پڑتی جا رہی تھی۔ ہم اسی طرح زور لگاتے رہے۔ اور ہماری حیرانی

بڑھتی جارہی تھی - کہ ایک آدمی نے کہا یہاں ایک پیر کی قبر ہے - اگر اس سے دعا کی جائے تو ہم اس ہلاکت سے بچ سکتے ہیں - میں نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا - میرے ساتھیوں میں سے بعض کہنے لگے اگر پیر سے دعا کی جائے تو کیا حرج ہے - مگر میں یہی کہتا رہا کہ یہ تو شرک ہے - ہمیں ڈوبنا منظور ہے - مگر یہ شرک ہرگز نہیں کریں گے چونکہ خطرہ دمبدم بڑھ رہا تھا - اس لئے میرے روکتے روکتے میرے ساتھیوں میں سے ایک نے کا غذ پر لکھ لیا - یا کسی اور طرح ضائع کر دیا - اور سختی سے کہا کہ یہ شرک ہے - ہم شرک نہیں کریں گے - جب میں نے یہ کہا تو اسی وقت کشتی اچھل پڑی - اور اس گرداب سے باہر نکل آئی -

مصیبت کے اوقات میں بعض انسان شرک میں پڑ جاتے ہیں - مگر اس کی وجہ وہی ناامیدی ہوتی ہے - بیشک مصائب آئیں مگر توکل الٰہی کا دامن نہ چھوڑنا چاہئے - پھر اگر تمہاری کشتی بھنور میں بھی ہوگی تو خدا تعالےٰ اپنے فضل سے اس کو باہر نکال دے گا -

نظم

ہمارا امام

دیں کو تازہ کر دیا اے میرزا محمود ہیں
کشتیِ اسلام کے اب ناخدا محمود ہیں

وعظ میں ان کے اثر ہے کچھ عجب معجز نشاں
پھونکتے مردوں میں روحیں یار سا محمود ہیں

نور چہرہ پر ہے اور دل میں خدا کا ہے ظہور
حق اگر کہئے تو ذاتِ حق نما محمود ہیں

حسن و احساں میں مسیحِ محمدؐ کے نظیر
قدرتِ ثانی حق یہ میرزا محمود ہیں

عہد میں ان کے نکالا سر منارہ نے یہاں
جبکہ دیکھا قادیاں میں رہنما محمود ہیں

چھا رہا مانند ساری دنیا شمس لیکن بیگیاں
مرشدِ کل ہادیِ راہ ہدا محمود ہیں

خاکسار شیخ سرتاج محمد شمس - طالبعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

پرائمری مدارس احمدیہ کی کانفرنس کی رپورٹ

مدرسین و اسسٹنٹ منیجر صاحبان پرائمری مدارس احمدیہ کی کانفرنس کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۱۷ - مارچ ۱۹۱۹ء بروز پیر دفتر تعلیم و تربیت میں زیر صدارت مکرمی حاجی غلام احمد صاحب منعقد ہوا - سوائے چار پانچ مقامات کے باقی تمام مدارس کے استاد و منیجر صاحبان موجود تھے - بعد تلاوت قرآن شریف جائنٹ سکرٹری تعلیم نے ایک مختصر تقریر کی - اور بتایا کہ اصل غرض مدارس کے جاری کرنے کی یہ ہے کہ قوم کے بچوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے - اسی غرض کے لئے اتنا بوجھ برداشت کیا گیا ہے - لیکن اگر خدانخواستہ یہ غرض پوری نہ ہو تو بہتر ہے - کہ گورنمنٹ کے حوالے سکول کر دیئے جائیں - کیونکہ قوم کے پاس فضول اخراجات کیلئے روپیہ نہیں ہے - جب دنیوی تعلیم کے لئے گورنمنٹ خود خرچ کر سکتی ہے - تو پھر ہمیں اس بوجھ کے اٹھانے کی کیا ضرورت ہے - پس اس غرض کو پورا کرنے کے لئے استادوں کے اندر نہ صرف پڑھانے کی قابلیت ہونی چاہئے - بلکہ اخلاقاً اور مذہباً انھیں ایک اعلیٰ نمونہ ہونا چاہئے - زمیندار لوگ عام طور پر تعلیم کی پرواہ نہیں کرتے -

اس مختصر سی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل امور پر غور کیا گیا -

(۱) مدارس احمدیہ میں کونسی کتابیں پڑھائی جائیں اس پر تین قسم کی کتابیں مد نظر تھیں - ایک لمبی بحث کے بعد یہ فیصلہ ہوا - کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں عرض کیا جائے اور آنحضور کے ارشاد بموجب تمام سکیم تعلیم نئے سال کے لئے شائع کر کے منیجر صاحبان کی خدمت میں ارسال کی جائیگی -

(۲) سال بھر میں پڑھائی کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے تاکہ ثابت ہو کہ تین ماہ میں فلاں فلاں کتاب کا فلاں حصہ پڑھایا گیا اور ہر سہ ماہی پر امتحان لیا جائے نتائج کی مفصل رپورٹ دفتر میں بھیجی جائے -

(۳) دینی تعلیم کی سکیم تیار کر کے بہت جلد بھیجی جائے

(۴) جب کبھی سرکاری انسپکٹر صاحبان کی طرف سے معائنہ کی اطلاع ملے - تو اس کی اطلاع دفتر تعلیم و تربیت قادیان میں بھیجنی چاہئے -

(۵) آج کل ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ہمارے بعض سکولوں کو نوٹس مل رہا ہے - کہ سکول بورڈ کے حوالہ کر دیئے جائیں ورنہ سرکاری امداد بند ہو جائیگی جب کبھی کسی منیجر و مدرس مدرسہ احمدیہ کو اس قسم کی اطلاع پہنچے - تو فوراً اصل کاغذ بذریعہ ڈاک دفتر تعلیم و تربیت قادیان میں ہمارے پاس بھیجدیا جائے سکرٹری تعلیم خود انسپکٹر صاحبان سے اسپر خط و کتابت کریگا -

(۶) نئے قوانین محکمہ تعلیم مجبور کر رہے ہیں کہ ٹرینڈ استاد مہیا کئے جائیں - پس تمام مدرسین کو ٹرینڈ بننے کی فکر کرنا چاہئے - سپرنٹ منیجر صاحبان کو شش کریں کہ موجودہ استادوں کو اسی طرح کام کرنے دیں - اور وہ اپنے اپنے ضلع سے کچھ پرائمری پاس استاد مہیا کریں تاکہ ہم ان کو اس ٹریننگ کلاس میں جو یہاں کھلنے والی ہے داخل کر کے تیار کر لیں - وہ جب ٹرینڈ ہو کر واپس چلے جائیں - تو ان کو سکولوں میں لگا یا جائے - اور دوسرے سال کے لئے موجودہ استاد ٹرینڈ بننے کے لئے ٹریننگ کلاس میں داخل ہوں اس وقت تک ۴۲ امیدواروں کے نام آچکے ہیں

(۷) زنانہ مدارس میں مرد کا پڑھانا نامناسب اور خلاف منشائے حکام محکمہ تعلیم ہے - اگرچہ ابھی تک اس پر کوئی خاص زور نہیں دیا گیا - لیکن عنقریب یہ قانون رائج کیا جائیگا - پس ابھی سے یہ فکر کرنا چاہئے - کہ مدرسین اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو علم دینی و دنیوی سے مزین

کہ کے گرل سکول کھولدیں جن کی سرکاری امداد بھی ملیگی۔

(۸) زنانہ سکولوں کے معائنہ کے متعلق سرکاری انسپکٹرس صاحبہ کو لکھا جائیگا۔ کہ عورتیں معائنہ کے لئے بھیجا کریں۔ نیز اور بھی بہت سی ہدائتیں معائنہ کے متعلق دیگئیں۔

(۹) مینجر صاحبان اپنے سکولوں کے کام کی نگرانی کریں۔ اور دیکھیں کہ دینی اور دنیوی تعلیم استاد باقاعدہ دیتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر استاد سستی کرے تو برادرانہ طور پر سمجھائیں۔ اگر اصلاح نہ کرے تو رپورٹ کریں۔

(۱۰) تمام خط و کتابت مینجر صاحبان کی معرفت ہونی چاہیئے۔

(۱۱) رخصتوں کے متعلق یہ فیصلہ ہوا۔ کہ سرکاری قواعد کے مطابق ہونگی۔ مگر دینی رخصتیں ملا کرینگی۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق دفتر میں رپورٹ بھیجی جاتے۔ مینجر ایکدفعہ میں تین دن رخصت دے سکتا ہے۔ زیادہ کے لئے وہ سفارش کرکے دفتر تعلیم و تربیت قادیان میں ہمارے پاس بھیجے۔ پندرہ یوم کی رخصت اتفاقیہ ہوگی۔

(۱۲) استعفے کے لئے ڈیڑھ ماہ کا نوٹس ملنا ضروری ہے۔ اور وجوہات ضروری پیش کی جائیں۔

(۱۳) اخراجات مدارس کے لئے مینجر صاحبان کو چاہیئے۔ کہ مقامی لوگوں سے مدد لیں۔ موجودہ حالت میں محکمہ تعلیم قادیان صرف نقشجات و دیگر چند چیزیں مہیا کیا کریگا۔

(۱۴) تحفہ الونس جنوری ۱۹۱۹ء سے ۶ ماہ کے زائد عرصہ کے ملازم کو ملیگا۔

(۱۵) منی آرڈر کی فیس وضع نہ کرنیکا سوال ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی خدمت میں پیش کیا جاویگا۔

(۱۶) ملازمت محکمہ تعلیم و تربیت کے متعلق قواعد و ضوابط جلد تیار ہوکر شائع کئے جائیں۔

ان امور کے بعد جائنٹ سکرٹری نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں نصیحت کی گئی کہ تمام مدرسین و اسسٹنٹ مینجر صاحبان مدارس احمدیہ اتفاق محبت اور خوش خلقی سے مل کر کام کریں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی رضامندی اور منشاء اسی صورت میں پوری ہوسکیگی۔ چونکہ رات کے تین بج چکے تھے اور کام بھی تقریباً ختم ہوچکا تھا۔ اس لئے جلسہ برخاست ہوا۔

محمد مبارک اسمعیل جائنٹ سکرٹری محکمہ تعلیم قادیان

ولایت میں تبلیغ اسلام

بورن متھ

عاجز آجکل شہر بورن متھ میں مقیم ہے جو لنڈن سے ۱۱۰ میل کے فاصلہ پر کنارہ سمندر پر واقع ہے۔ اور لنڈن کی نسبت گرم ہے۔ مگر گرم کیا ہے۔ اس قدر سخت سردی آجکل یہاں ہے کہ گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو رہا ہے گھر کے اندر آگ ہر وقت جلتی ہے۔ کھڑکیاں سب بند ہیں۔ گرم کپڑوں کی بھرمار۔ باہر نکلتا ہوں تو پوستین اور پھر اسپر بھاری کوٹ پہنتا ہوں۔ پھر بھی شمالی مشرقی ہوا اپنی تیزی دکھاتی ہے۔ پاؤں میں دو موٹی جرابیں ان پر نہایت موٹے چمڑے کا بوٹ پھر بھی پاؤں سرد ہو رہے ہیں۔ الامان ایسی حالت میں کوئی کام کرے۔ تو کیا کرے۔ مگر یہاں کے لوگ عادی ہیں۔ باوجود اس سردی کے چھوٹے بچے بھی سر سے ننگے دوڑتے پھرتے ہیں۔ اس شہر میں صنوبر کے درخت نہایت کثرت سے ہیں جو سال بھر سرسبز رہتے ہیں۔ لنڈن میں ان دنوں سبزگاہوں میں درختوں پر پتوں کا نام نشان نہیں۔ لیکن یہاں سڑکوں پر اور باغوں میں سب طرف سرسبز درخت دکھائی دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ شہر ہمیشہ سرسبز رہنے کے سبب مشہور ہے۔ لوگ تعجب کرتے ہیں کہ عاجز کمرے کے اندر بھی سر پر ہر وقت گرم عمامہ رکھتا ہے۔ باوجود اس حالت کے جب دن ذرا روشن ہو تو کچھ تبلیغ کا موقعہ مل ہی جاتا ہے۔ اس عرصہ میں ایک پادری سے گفتگو ہوئی۔ ایک ڈاکٹر صاحب کو تبلیغ کرنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت مسیح موعود کے مزید حالات سننے کے واسطے انھوں نے اپنے مکان پر شام کے کھانیکی دعوت دی۔ کھانا تو کھایا اس عرصہ میں تبلیغی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ مگر انکا ارادہ تھا کہ عاجز کھانے کے بعد رات دیر تک وہاں ٹھہرے تاکہ وہ بہت سی باتیں دریافت کرسکیں۔ میں بھی چاہتا تھا کہ ٹھہروں۔ مگر رات ہوجانے سے سردی زیادہ ہوگئی کچھ مکان اونچی جگہ واقع ہے۔ کچھ ڈاکٹر صاحب نے مکان میں کھڑکیاں بہت لگا رکھی ہیں۔ وہ کسی ضرورت کے واسطے دوسرے کمرے میں گئے۔ مجھے پیچھے اتنی سردی محسوس ہونے لگی کہ بغیر ان کی ملاقات کے چلا آیا۔ اور گاڑی لے کر مکان پر پہنچا۔ شکر ہے۔ کہ بیمار ہونے سے بچ گیا۔ مگر کچھ دیر طبیعت بہت پریشان رہی چند روز درد دانت رہا۔ ایک ڈاکٹر دنداں ساز کے پاس گیا۔ بہت خلق سے پیش آئے۔ ان کو بھی تبلیغ کی گئی

شہزادی ہیٹرس

شہزادی صاحبہ ایک عجائب گھر کھولنے کے واسطے اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ بڑی دھوم دھام سے آؤ بھگت ہوئی۔ عاجز نے موقعہ پاکر چند کتب سلسلہ پیش نظر کیں ساتھ ایک تبلیغی خط لکھا۔ جس کا شکریہ آپکے سکرٹری نے لکھا۔

شاہ بلجیم

شاہ بلجیم کو جو تبلیغی خط اور کتاب تحفۃ الملوک روانہ کی تھی اس کا شکریہ کے ساتھ قبول کیا جانا۔ وزیر نے وہاں سے عاجز کو لکھا ہے۔ ایسا ہی کیوبا کے پریزیڈنٹ سے بھی شکریہ کا خط آیا ہے۔ شاہزادہ جان کی وفات پر جو ہمدردی کا تار دیا گیا تھا اور خط لکھا گیا تھا اس کے جواب میں ملکہ میری نے تمام احمدیہ جماعت کا شکریہ لکھا ہے۔

مقامی اخبارات

میں عاجز کے مضامین متعلق پیش گوئی حضرت مسیح موعود در بارہ جنگ وغیرہ شائع ہوئے ہیں۔ نیز ایک مضمون جس میں عاجز نے ایک رنگ میں عربی زبان کے عالمگیر ہونے کی تائید کی ہے شائع ہوا ہے۔ نیز خوبی بعض انگریزاں

فہرست نومبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں اُن کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور یہیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

بقیہ فروری ۱۹۱۹ء

۱۶۰ آمنہ صاحبہ اہلیہ شاہ سوار صاحب فیروزپور

۱۶۱ آمنہ بی بی صاحبہ ضلع 〃

۱۶۲ مسماۃ سیدان اہلیہ مولوی کرم الٰہی صاحب ضلع لاہور

۱۶۳ نور محمد صاحب فیروزپور

۱۶۴ محمد حشمت علی صاحب بنگال

۱۶۵ قادر محمد صاحب 〃

۱۶۶ نظیر محمد صاحب مارچ ۱۹۱۹ء 〃

۱۶۷ نور محمد صاحب ضلع گورداسپور

۱۶۸ والدہ اللہ بخش صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان

۱۶۹ عبدالمجید خان صاحب دیوبند

۱۷۰ عزت محمد خانصاحب ضلع لدھیانہ

۱۷۱ سردار بیگم صاحبہ مع فرزندان سرگودہ

۱۷۲ میر نظیر الدین صاحب بالیسر

۱۷۳ محمد خانصاحب ضلع راولپنڈی۔

۱۷۴ اہلیہ 〃 〃

۱۷۵ خدیجہ صاحبہ مالابار

۱۷۶ مہر حاجی محمد صاحب ضلع جھنگ

۱۷۷ بابو نذیر احمد صاحب ملتان

۱۷۸ محمد صاحب جہلم

۱۷۹ مرزا سبحان بیگ صاحب ضلع مظفر نگر

۱۸۰ - اہلیہ شیخ رشید احمد صاحب لاہور

۱۸۱ مفضل بی بی صاحبہ ضلع لاہور

۱۸۲ گلشن بی بی صاحبہ 〃 کشک

۱۸۳ محمد عبدالجبار صاحب 〃 بھاگلپور

۱۸۴ کرم بی صاحبہ ضلع لاہور

۱۸۵ ارسلا خانصاحب 〃 پشاور

۱۸۶ اہلیہ چودھری جھنڈا صاحب 〃 گوجرانوالہ

۱۸۷ حیات محمد نمبردار 〃 〃

۱۸۸ چودھری نبی محمد صاحب 〃 شاہپور

۱۸۹ فاطمہ بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۹۰ حسین بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۹۱ راج بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۹۲ سردار بیگم صاحبہ 〃 〃

۱۹۳ مولا داد خانصاحب 〃 〃

۱۹۴ چودھری غلام قادر خاں صاحب 〃 〃

۱۹۵ اہلیہ چمن صاحب علاقہ پٹیالہ

۱۹۶ نور محمد صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۹۷ ابراہیم صاحب 〃 گوجرانوالہ

۱۹۸ جیوان بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۹۹ بھاگن بی بی صاحبہ 〃 〃

۲۰۰ بیگم بی بی صاحبہ 〃 〃

۲۰۱ احمد الدین صاحب 〃 〃

۲۰۲ سلطان علی صاحب 〃

۲۰۳ ہمشیرہ نور الدین صاحب 〃

۲۰۴ عبداللطیف صاحب کپورتھلہ

۲۰۵ عبداللہ صاحب ضلع فیروزپور

۲۰۶ ماسٹر احمد علی صاحب 〃 بھاگلپور

۲۰۷ جلال الدین صاحب 〃 گجرات

۲۰۸ عمر بی بی صاحبہ 〃 شاہپور

۲۰۹ منظور احسن صاحب 〃 مونگیر

۲۱۰ عزیز الدین صاحب 〃 گوجرانوالہ

۲۱۱ اہلیہ محمد بخش صاحب 〃 سیالکوٹ

۲۱۲ اہلیہ مرزا اسلام اللہ صاحب گورداسپور

۲۱۳ بشیر احمد صاحب قریشی 〃 لاہور

۲۱۴ - کرم الٰہی صاحب ضلع گوجرانوالہ

۲۱۵ حیدر علی صاحب 〃 ہوشیارپور

۲۱۶ علی شیر صاحب 〃 〃

۲۱۷ اہلیہ جان محمد صاحب 〃 گوجرانوالہ

۲۱۸ نواب الدین صاحب 〃 سیالکوٹ

۲۱۹ سید عثمان علی صاحب 〃 کلکتہ

۲۲۰ محمدی بی بی صاحبہ 〃 جہلم

۲۲۱ ناصرہ بیگم صاحبہ 〃 〃

۲۲۲ مبارکہ بیگم صاحبہ 〃 جہلم

۲۲۳ مریم بی بی صاحبہ 〃 〃

۲۲۴ اہلیہ پیر محمد صاحب 〃 فیروزپور

۲۲۵ کے ایم - ابوبکر صاحب رنگون

۲۲۶ برکت بی بی صاحبہ طالبہ از نور محمد صاحب متعلم میڈیکل سکول لاہور

۲۲۷ اہلیہ اللہ بخش صاحب 〃 فیروزپور

۲۲۸ محمد سعید صاحب 〃 لاہور

۲۲۹ سعادت یار خانصاحب بریلی

۲۳۰ ہمشیرہ 〃 〃

۲۳۱ حکیم عبدالواحد صاحب آرہ

۲۳۱ منشی محمد حنیف صاحب قریشی میرپور

۲۳۳ مریم بی بی صاحبہ سکندرآباد

۲۳۴ سکینہ بی بی صاحبہ 〃

۲۳۵ رابعہ بی بی صاحبہ 〃

۲۳۶ بانو بی بی صاحبہ 〃

۲۳۷ مولوی فضل الرحمٰن صاحب بھاگلپور

۲۳۸ سید عبدالرحیم حسین صاحب سکندرآباد

۲۳۹ محمد شہاب الدین خانصاحب 〃

۲۴۰ بابو اللہ رکھا صاحب گوجرانوالہ

۲۴۱ عبداللطیف صاحب نظام حیدرآباد

۲۴۲ جمعہ خانصاحب ضلع گجرات

۲۴۳ شیخ علی صاحب 〃 〃

۲۴۴ اہلیہ حاجی عبدالقدوس صاحب شاہجہانپور

۲۴۵ بنت حاجی عبدالقدیر صاحب 〃

۲۴۶ اہلیہ حاجی عبدالجلیل صاحب 〃

۲۴۷ مولوی محمد ابراہیم صاحب ضلع گجرات

غیر ممالک کی برقی خبریں

شہنشاہ کارل سوئٹزرلینڈ میں۔ لنڈن ۲۷- مارچ - برلن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ معزول شہنشاہ کارل نے آسٹریا سے جو سفر کیا تھا۔ وہ برطانوی حفاظت میں کیا تھا۔ معزول شہنشاہ مع اپنی بیگم کے چینوا رشیگ میں مقیم ہیں۔

ہسپانیہ میں مارشل لا کا اجرا

لنڈن - ۲۵- مارچ - میڈرڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ ۲۴- تاریخ کو بارسیلونا میں ایک عام ہڑتال کر دیگئی اور اس کے دوسرے ہی روز وہاں مارشل لا جاری کر دیا گیا۔

شرائط مبادیات صلح وسط اپریل تک تیار ہونگی لنڈن ۲۷- مارچ - ایک اعلیٰ انگریزی حاکم کی رائے ہے۔ کہ جرمنی کو شرائط مبادیات صلح وسط اپریل میں حوالہ کی جائینگی۔

کانفرنس صلح کی کارروائی - لنڈن ۱۵- مارچ - پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ یورپین معاملات کی اہمیت کی وجہ سے اس کی بڑی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ شرائط صلح کا ایک ہفتہ کے اندر تصفیہ ہو جائے۔ تقریباً تمام شرائط مرتب ہو گئے ہیں۔ اور مسٹر لائڈ جارج پریسیڈنٹ ولسن موسیو کلیمنشو اور سنیور آرلینڈو آخری شرائط صلح کے تصفیہ کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔

گلیشیا کی مشرقی سرحد - لنڈن ۳۰- مارچ کراسکو کا ایک پیام مظہر ہے کہ رومانیہ کی فوج نے گلیشیا کی مشرقی سرحد سے عبور کیا

آسٹریا کی حالت - لنڈن ۲۵- مارچ وائنا کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ برطانوی مشن نے گورنمنٹ آسٹریا کو اسکی اطلاع دی ہے۔ کہ اگر وائنا میں امن و امان قائم رہا تو پھر زیادہ مقدار میں غلہ فراہم کر دیا جائیگا

بداپسٹ میں ہنگامہ آرائی لنڈن ۲۵- مارچ کوپن ہیگن میں برلن سے جو تار موصول ہوا ہے وہ مظہر ہے کہ جمعہ یا ہفتہ کو بداپسٹ میں جنگ ہوتی رہی۔ جس سے اکثر جائیداد منہدم ہو گئیں۔ غلہ اور جواہرات کی دوکانیں لوٹ لی گئیں۔

زاغلول پارٹی کے لیڈروں کی طلبی قاہرہ ۲۴ مارچ جرنیل واٹسن نے زاغلول پارٹی کے لیڈروں کو طلب کیا۔ اور ان کو خواہش کی کہ اپنا انتہائی اثر ڈال کر ہنگاموں کا انسداد کریں اور کہا کہ برطانوی فوج نے اب تک بہت نرمی سے کام لیا ہے۔ لیکن اگر بدنظمی موقوف نہ ہوگی تو سخت تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔ لیڈروں نے اپنی بے گناہی ظاہر کی اور کہا کہ ایجی ٹیشن ان کے قابو سے باہر ہے۔ اور ہم لوگ متفکر ہیں کہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کیونکر کریں۔

مصر کی حالت روبہ اصلاح ہے

لنڈن - ۲۵- مارچ - مسٹر ہارمزورتھ نے بیان کیا کہ مصر کی حالت سنبھال لی گئی ہے ایکٹنگ ہائی کمشنر نے اطلاع دی ہے۔ کہ قاہرہ اور اسکندریہ میں امن و امان ہے۔ صوبہ بحرہ میں زرعی کام اپنے معمول کے مطابق انجام پا رہے ہیں۔ لیکن راس النہر اور قفر الذات کے درمیانی ضلع میں ایسا نہیں ہے آخری خبریں جو مصر سے موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سوڈان سے فوج کے دستے اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ اسوان پر قبضہ کریں۔ مصر کی حالت تیزی کر سنبھل رہی ہے۔

اتحادیوں کے مشن کی نظربندی۔ لنڈن ۲۵ مارچ یہ رپورٹ کیگئی ہے کہ اتحادیوں کے مشن متعینہ بداپسٹ کے تمام ممبران نظربند کر دیئے گئے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

مسٹر جناح کا استعفا - بمبئی ۲۹ مارچ۔ آنریبل مسٹر جناح نے امپیریل کونسل کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہز ایکسلنسی وائسرائے کے نام خط بھیجا ہے جس میں رولٹ بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ میں اس بل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے اور جس طور پر یہ پاس کیا گیا ہے۔ اس پر اظہار ناراضگی کے لئے امپیریل کونسل کی ممبری سے مستعفی ہوتا ہوں۔

ہائی کورٹ پنجاب کا افتتاح ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے یکم- اپریل بوقت ۸ بجے صبح باضابطہ طور پر ہائی کورٹ پنجاب کا افتتاح کیا

ہندوستان میں پلیگ ہفتہ مختتمہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۹ء میں ہندوستان میں پلیگ کے ۲۰۳۴ کیس اور ۱۵۵۴ اموات ہوئی۔

دہلی میں فساد دہلی میں ۳۰- مارچ کو رولٹ بل کے خلاف اظہار ناراضگی کے طور پر تمام دوکانیں بند کیگئیں۔ مگر سٹیشن پر بعض دوکانیں کھلی تھیں۔ لوگوں نے ان کو بند کرانا چاہا۔ سٹیشن والوں نے مزاحمت کی جس پر فساد ہوا۔ مسلح فوج طلب کی گئی جس نے مجمع پر فیر کئے۔ کئی ایک ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔

مدراس میں سٹرائیک مدراس میں ٹریموے کے ملازمین نے سٹرائیک کر رکھی ہے جو ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔ اب وہاں سے دیگر قلیوں کے بھی ایکا کر کے کام چھوڑ دینے کی خبر آئی ہے۔ جس کے بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قلیوں نے ایک مسافر گاڑی پر پتھر بھی پھینکے ہیں

لاہور کے سرکاری دفاتر میں یکم اپریل کو ہائیکورٹ پنجاب کے افتتاح پر تعطیل ہوئی۔

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب [illegible]